96516 ـ خاوند كى لاعلمى ميں خاوند كا مال صدقہ كرنا

سوال

ميرے خاوند كى مالى حالت بہت اچھى ہے، اور ہمارى ازدواجى زندگى اچھى اور بہترى كى طرف گامزن ہے، اللہ سے صحيح طرح زندگى بسر كرنے كى توفيق كى دعا ہے درج ذيل معاملات ميں شرعى حكم معلوم كرنا چاہتى ہوں:
ميں وقتا فوقتا خاوند كے مال سے كچھ رقم لے كر خفيہ طور پر نيكى كے كاموں ميں صرف كر ديتى ہوں، اور خاوند كو اس كے متعلق كچھ علم نہيں كہ ميں نے كيا ليا اور كہا صرف كيا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ميں نے كئى ايك بار خاوند سے تھوڑى سى رقم نيكى كے كاموں ميں صرف كرنے كے بارہ ميں دريافت كيا تو اس نے مجھے كبھى منع نہيں كيا اور نہ ہى اس ميں ركاوٹ ڈالى ہے، مجھے يہ كہتا ہے مجھے مت بتايا كرو كہ تم كہاں خرچ كرتى ہو. خاوند مجھ پر مكمل اعتماد اور بھروسہ كرتا ہے كہ ميں اللہ كى مدد سے نيكى و خير و بھلائى ہى كرتى ہوں، تو كيا ميں اپنے ان تصرفات كى بنا پر كہيں گنہگار تو نہيں ہو رہى ؟
اور كيا مجھے ہر بار رقم لينے كا اسے بتانا ہوگا اور اس كے علم ميں لانا ہوگا كہ ميں كہا خرچ كر رہى ہوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بيوى كا اپنے خاوند كى اجازت سے خاوند كى رقم صدقہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں، جب خاوند اسے پورى صراحت كے ساتھ اجازت دے دے يا پھر جس كى حالت اور اخلاق سے اس كى رضامندى كا علم ہوتا ہو كہ وہ صدقہ كرنے سے ناراض نہيں ہوگا تو بھى اس كى بيوى صدقہ و خيرات كر سكتى ہے.

ليكن اگر خاوند روك دے يا پھر بيوى كو علم ہو كہ وہ اس پر راضى نہيں ہوگا تو اس صورت ميں خاوند كے مال ميں سے كچھ بھى صدقہ كرنا جائز نہيں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" كيا بيوى كے ليے خاوند كے مال اجازت كے بغير سے قليل سا مال صدقہ كرنا جائز ہے ؟

اس ميں دو روايتں ہيں: پہلى روايت جواز كى ہے كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت جو بھى اپنے خاوند كے گھر ميں بغير كوئى خرابى كيے صدقہ كرے تو اس عورت كو بھى اجروثواب حاصل

ہوگا، اور خاوند کو بھی اس کا اجر ملےگا اس نے کمایا ہے، اور بیوی کو خرچ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا، اور اسی طرح خزانچی کو بھی، اور ان کے اجروثواب میں کوئی بھی کمی نہیں کی جائیگی "

یہاں اس حدیث میں خاوند کی اجازت کا ذکر نہیں کیا گیا کہ اس کی اجازت سے خرچ کرے.

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو وہی کچھ ہے جو زبیر رضی اللہ تعالی عنہ لاتے ہیں، تو کیا جو وہ میرے پاس لاتے ہیں میں اس سے دے سکتی ہوں ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم حسب استطاعت صدقہ کیا کرو "

الرضخ عطاء کو کہا جاتا ہے.

اور بخاری کی روایت میں " تم صدقہ کرو " کے الفاظ ہیں

متفق علیہ.

اور اس لیے بھی کہ عادتا اس کی اجازت دے دی جاتی ہے اور خوشی ہوتی ہے، اس لیے یہ صریح اجازت کے قائم مقام ٹھرا.

اور دوسری روایت عدم جواز کی ہے یعنی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے...

اور اگر خاوند اس سے روک دے اور منع کرتے ہوئے کہے تم کچھ بھی صدقہ نہ کرو اور میرے مال سے تھوڑی یا زیادہ چیز بھی خیرات مت دو تو بیوی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا " انتہی بتصرف و اختصار

دیکھیں: المغنی (4 / 301).

خاوند کی اجازت سے صدقہ کرنے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" عورت اپنے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر خیرات مت کرے.

عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اور غلہ بھی نہیں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہی تو ہمارے اموال میں افضل ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3565) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " خاوند کی اجازت کے بغیر " یعنی صریح اور واضح اجازت کے بغیر، یا پھر حالت کی دلالت کے بغیر.

دیکھیں: عون المعبود.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کا مال صدقہ کرے تو کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

اصل تو یہی ہے کہ عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال سے صدقہ و خیرات کرنا جائز نہیں، لیکن اگر عادت کے مطابق تھوڑا اور قلیل سا ہو مثلا پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے یا پھر مانگنے کے لیے آنے والوں کو تھوڑا کچھ دے دینے میں خاوند کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں دےگا، اور اجروثواب دونوں کو حاصل ہوگا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان ہے، اور پھر کمیٹی کے علماء نے مندرجہ بالا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا والی حدیث ذکر کی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 81).

جب آپ کے خاوند نے آپ کو اجازت دے رکھی ہے تو ان شاء اللہ آپ کے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کو برکت سے نوازے، اور قبولیت کے شرف سے نوازے.

واللہ اعلم .